سوال

(46) گھر سے بھاگ کر شادی کرنے والی لڑکی اپنی شادی صحیح کیسے کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمیں یہ تو علم ہے کہ شریعت اسلامیہ کے مطابق عورت کی ولی کی رضامندی کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی۔ بہت سے ایسے واقعات ہیں کہ لڑکا اور لڑکی آپس میں رضامند ہوتے ہیں اور لڑکی گھر سے بھاگ کر اس کے ساتھ شادی کر لیتی ہے، تو میرا سوال یہ ہے کہ

جب یہ شادی صحیح نہیں تو یہ لوگ اپنی اس شادی کو کس طرح صحیح کریں، جبکہ اس شادی کو پانچ یا دس برس گزر چکے ہوں اور ان کے بچے بھی ہوں؟ ایک دوسرا سوال بھی ہے کہ جب لڑکا اور لڑکی بھاگ کر شادی کر لیں اور دو یا چار سال بعد والدین اس شادی پر رضامندی کا اظہار کر دیں تو کیا یہ شادی صحیح ہوگی اور اس شادی کو کس طرح صحیح کیا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر شادی کرے اس کا نکاح باطل ہے خواہ اسے دس برس بھی گزر جائیں، یہ صحیح نہیں ہوگا اور خواہ ان کی اولاد بھی ہو بلکہ ولی کی رضامندی کے ساتھ اس کا دوبارہ نکاح کرنا واجب ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔''

(صحیح: ارواء الغلیل: 1858، صحیح الجامع الصغیر: 7298)

جو عورت اپنے ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر شادی کرے اس کا نکاح باطل ہے خواہ اسے دس برس بھی گزر جائیں، یہ صحیح نہیں ہوگا۔ اور خواہ ان کی اولاد بھی ہو بلکہ ولی کی رضامندی کے ساتھ اس کا دوبارہ نکاح کرنا واجب ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔" [1]

جو عورت خود ہی اپنا نکاح کر لے اس کے لیے حدیث میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو زانیہ قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لاتُزَوِّجِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلاتُزَوِّجِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا"

"کوئی عورت کسی دوسری عورت کا (ولی بن کر) نکاح نہ کرے اور نہ ہی خود اپنا نکاح کرے بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے جس نے اپنا نکاح خود کر لیا۔" [2]

اور دوسرا سوال کے بارے میں ہم گزارش کریں گے کہ اگر ولی اس شادی سے موافقت کر لے تو واجب یہ ہے کہ نکاح دوبارہ کیا جائے کیونکہ پہلا عقد نکاح صحیح نہیں تھا۔ اور خاوند

اور بیوی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے کیے کی خالص اور سچی توبہ کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

---

[1]۔ صحیح ارواء الغلیل (1858) صحیح الجامع الصغیر (7298)

[2]۔ حسن: ہدایۃ الرواۃ (3072) صحیح ابن ماجہ (1527) کتاب النکاح: باب لانکاح الا بولی ابن ماجۃ (1882) دار قطنی (3/227) بیہقی (7/110)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 94

محدث فتویٰ